تنظیمات مدارس دینیہ کی طرف سے بھیجا گیا مکتوب

محترم جناب لفٹیننٹ جنرل (ر) معین الدین حیدر صاحب، وفاقی وزیر داخلہ حکومت پاکستان۔

محترم جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب، وفاقی وزیر مذہبی امور حکومت پاکستان۔

محترمہ زبیدہ جلال صاحبہ، وفاقی وزیر تعلیم حکومت پاکستان۔

موضوع: ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے ساتھ 6/جولائی 2002ء کو آپ حضرات کا اجلاس اور اس کی متابعت (FOLLOW UP)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضرات والا! ا...... آپ حضرات کے ساتھ مجوزہ ''دینی مدارس (رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن) آرڈیننس 2002ء کے موضوع پر محولہ بالا اجلاس منعقد ہوا، یہ امر ملحوظ رہے کہ اس وقت تک مجوزہ آرڈی نینس کا مکمل متن ہمارے علم میں نہیں تھا، اس اجلاس کے دوران اسے ہمارے سامنے پیش کیا گیا۔

۲...... اس سے پہلے ہم ''پاکستان مدرسہ بورڈ آرڈی نینس'' کے اجراء ونفاذ اور ماڈل مدارس کی مجوزہ اسکیم کے موقع پر اپنے تحفظات وخدشات کا اظہار کر چکے تھے کہ بالآخر مدارس دینیہ پر اس کا جبری کنٹرول قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی، مگر اولاً جناب ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب وفاقی وزیر مذہبی امور نے متعدد اجلاسوں میں اور حتمی طور پر صدر مملکت وچیف ایگزیکٹو جناب جنرل پرویز مشرف صاحب نے چیف ایگزیکٹو سیکرٹریٹ میں ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے ساتھ منعقدہ ایک انتہائی نمائندہ اجلاس میں واضح اور قطعی یقین دہانی کرائی تھی کہ: (ا) مدارس دینیہ کی حریت فکر وعمل میں کوئی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ (ب) ''پاکستان مدرسہ بورڈ'' کو دینی مدارس پر ہرگز مسلط نہیں کیا جائے گا۔ (ج) اس کے نیٹ ورک میں حکومت کے اپنے قائم کردہ ماڈل دینی مدارس ہوں گے یا وہ مدارس جو خود رضا کارانہ طور پر اس کے دائرہ کار میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کریں۔ (د) مدارس کی رجسٹریشن کے بارے میں جو بھی ضابطہ، قانون، یا ایگزیکٹو آرڈر جار کرنا ہوا، وہ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کے ساتھ باقاعدہ مشاورت اور مکمل اتفاق رائے سے مرتب ہوگا۔ مگر انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ ''مجوزہ دینی مدارس آرڈی نینس'' میں ان تمام یقین دہانیوں، مواعید اور عہد وپیمان کو پامال کر دیا گیا، مقام حیرت واستعجاب ہے کہ اگر ایک اسلامی جمہوری مملکت میں صدر مملکت وچیف ایگزیکٹو اور وفاقی وزیر مذہبی امور اپنے اعلانیہ قول وقرار اور میثاق کا پاس نہ رکھیں تو پھر کس کا اعتبار باقی رہ جائے گا، کیونکہ ''مجوزہ مدارس آرڈی نینس'' میں نہ صرف ''پاکستان مدرسہ بورڈ'' کے جبری تسلط کا بھرپور اہتمام کیا گیا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ''بیوروکریٹک کنٹرول'' پر مشتمل ''صوبائی مدرسہ بورڈز'' کے قیام کی وعید شدید بھی سنائی گئی ہے۔

۳۔ لہذا ہم انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ ''مجوزہ دینی مدارس رجسٹریشن آرڈی نینس''، ہمیں کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے، اس کے مقاصد واہداف، ہیئت مقتدرہ، آمرانہ اختیارات اور طوق غلامی کو قبول کرنا، دینی آزادی اور دینی مدارس کی حریت فکر وعمل کو سلب کرنے کے مترادف ہے، دینی مدارس اور اس سے وابستہ علماء نے برطانوی استعمار کے دور میں بھی ہر طرح کی قربانیاں دے کر اپنی حریت فکر وعمل کا تحفظ کیا ہے، ہم اس دینی امانت، تعامل اور توارث کی انشاء اللہ العزیز ہر قیمت پر حفاظت کریں گے اور ہر طرح کے عواقب اور مشکلات کا

سامنا کرنے کے لیے تیار ہیں۔اس مجوزہ آرڈی نینس کی رو سے ہماری نصابی خود مختاری، مالیاتی خود مختاری، ہر چیز کو بیورو کریسی کے تسلط میں دیدیا گیا ہے۔دینی مدارس کی مالی اعانت کو ایک جرم قرار دے کر، اداروں کے منتظمین کے ذمے ان کے معاونین کی مخبری کرنے کی ذمہ داری تفویض کی گئی ہے۔بیورو کریسی جب چاہے کوئی حیلہ تراش کر کے رجسٹریشن کینسل کردے، ادارے کی ہیئت انتظامیہ کو بیدخل (Kick Out) کردے، اپنے من پسند افراد کو ادارے پر مسلط کردے وغیرہ وغیرہ۔

حضرات والا! ایسا ظالمانہ قانون تو بھارت کی متعصب ہندو حکومت نے بھی اپنے ملک کے اسلامی مدارس پر مسلط نہیں کیا، اگر ہندوستان کی حکومت کو اس مجوزہ آرڈی نینس کی بھنک پڑ جائے تو وہ اس کو مثال بنا کر ہندوستان میں اسلامی تعلیم کا قلع قمع کرسکتی ہے۔بقول علامہ اقبال

گلۂ جفائے وفانما جو حرم کو اہل حرم سے ہے
کروں بتکدے میں اگر بیاں کہے صنم بھی ہری ہری

حضرات والا! اس سے قبل قانونی صورت حال یہ تھی کہ چند دین دار افراد کا ایک گروپ اپنے مقاصد خیر کا تعین کر کے ملک کے رائج الوقت کسی قانون کے تحت ادارہ تشکیل دے کر اسے سوسائٹیز ایکٹ کے تحت ایک انجمن کی شکل میں یا بورڈ آف ٹرسٹیز پر مشتمل ایک ٹرسٹ کی شکل میں ادارے کی رجسٹریشن کراتا تھا، اور پھر بر سرزمین اس ادارے کا قیام عمل میں آتا تھا، خواہ کرائے پر عمارت حاصل کی گئی ہو، یا پرائیویٹ زمین خرید کر بیک وقت ادارے اور عمارت کا آغاز کیا گیا ہو یا حکومت سے رفاہی پلاٹ حاصل کیا گیا ہو۔اب اس قانون کے تحت جب تک مقامی ناظم عمارت سے مطمئن نہیں ہوگا، ادارے کا N.O.C نہیں ملے گا اور ادارہ میں ہی نہیں آئے گا، یہ بیل کے آگے گاڑی باندھنے والی بات ہو جاتی ہے۔

حضرات والا! سوسائٹیز ایکٹ ہو یا ٹرسٹ رجسٹریشن کا قانون، یہ دونوں ملکی قانون (Law of the Land) ہیں، یہ ''جنگل کا قانون'' نہیں ہیں اس کے تحت بے شمار رفاہی ادارے، فلاحی انجمنیں اور N.G.OS قائم ہیں، اس تعامل (Continuous Practice) پر ڈیڑھ سو سال گزر چکے ہیں، کسی کو کوئی مشکل پیش نہیں آئی، نہ حکومت کو نہ عوام کو، قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر آج تک مختلف جمہوری، فوجی صدارتی اور پارلیمانی ہر طرز کی حکومتیں گزر گئیں، آج کون سے نئے حالات رونما ہو گئے ہیں کہ ایک نیا قانون تشکیل دینا لازمی قرار پایا۔

حضرات والا! ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے وفاقی وزارت مذہبی امور اسلام آباد میں منعقدہ 6 جولائی 2002ء کے اجلاس میں ہمارے ساتھ نہایت بے تکلفی کے ماحول میں کسی تحفظ کے بغیر آزادانہ تبادلہ خیال کیا، جو امور آپ کی حکومت کے لیے باعث تشویش (Concerns) تھے، ان سے ہمیں آگاہ کیا اور ہم نے بھی اپنے تحفظات و تفکرات (Reservations & Concerns) آپ کے سامنے پیش کر دیئے، دونوں فریق نے ایک دوسرے کے ذہن کو پڑھا اور ایک دوسرے کے مافی الضمیر کو جانا، تاکہ آئندہ نشست میں بات محض مفروضات اور بدگمانیوں کی حد سے نکل کر حقائق کی بنیاد پر کی جاسکے۔

حضرات والا! آپ کے Concerns یعنی وہ امور جنہوں نے آپ کی حکومت کے لیے دینی مدارس کی رجسٹریشن کے لیے ایک نیا قانون وضع کرنے کا داعیہ (Urge) پیدا کیا، وہ یہ تھے: (الف) قومی سلامتی (National Security) (ب) دہشت گردی (Terrorism) پر کنٹرول (ج) دینی مدارس کے نصاب میں عصری مضامین کی شمولیت (Induction) (د) غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ (ہ) حسابات کی آڈٹنگ (و) مدارس کے بارے میں ضروری معلومات اعداد و شمار (Data) کی عدم دستیابی

ہم نے اس وقت بھی آپ کو یقین دلایا تھا اور اب ایک بار پھر اعادہ کرتے ہیں کہ ملکی سلامتی جس طرح آپ کو عزیز ہے، ہمیں بھی عزیز ہے

ہماری بقا ملک و وطن کی بقا سے وابستہ ہے اور آپ ہمیں اس سلسلے میں حکومت کے ساتھ غیر مشروط تعاون کے لیے ہمیشہ آمادہ پائیں گے، اور الحمدللہ کسی بھی دینی ادارے نے ''من حیث الادارہ'' 14 / اگست 1947ء سے لے کر آج تک ملک کی سلامتی یا مفاد (National Interest) کے خلاف کوئی کام نہیں کیا، جبکہ حکومت اور بیوروکریسی اور امریکہ، اہل مغرب کی پسندیدہ N.G.O.S کی ملک دشمنی کی متعدد مثالیں ہم پیش کر سکتے ہیں، جو مفروضات نہیں بلکہ On the Record حقائق ہیں۔

جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے، اس کے لیے ایک مستقل قانون "Anti Terrorism" Act موجود ہے، اس کو مذہب، لا مذہبیت، مدرسہ، مسجد، سکول، کالج، یونیورسٹی، مارکیٹ وغیرہ کے ساتھ بریکٹ کر کے اس کی اقسام کرنا یہ قرین عقل نہیں ہے۔ جہاں آپ کو دہشت گردی کے بین ثبوت، شواہد اور واضح قرائن ملیں، ان کا قلع قمع کیجئے۔ ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان'' کی پوری تائید آپ کے ساتھ ہے۔ لیکن اس کو مدارس کے ساتھ بریکٹ کرنا نہ صرف بدنیتی ہے بلکہ بیرونی دنیا کو یہ پیغام دینا ہے کہ پاکستان کا دینی طبقہ دہشت گرد ہے، اور یہی امریکہ واہل مغرب چاہتے ہیں تاکہ اس بہانے دنیا بھر میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص دینی تعلیم وتربیت کے سوتوں یعنی مدارس دینیہ کو سیکولرازم کے رنگ میں رنگ دیا جائے اور اس کے لیے ہر قسم کی ترغیب وترہیب سے کام لیا جائے۔

دینی مدارس کے نصاب میں عصری مضامین (انگلش، ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان وغیرہ) کی میٹرک کی سطح تک شمولیت کا مسئلہ اصولی طور پر طے پاچکا ہے اور وہ پہلے ہی ہماری تنظیمات کے نصاب میں شامل ہے اور اس پر عمل درآمد شروع ہے۔

جہاں تک غیر ملکی طلبہ کا مسئلہ ہے، آپ کا مطالبہ یہ تھا کہ جن غیر ملکی طلبہ کے پاس پاکستان میں حصول تعلیم کے لیے Study Visa ہو، صرف انہیں داخلہ دیا جائے، ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ آپ کی یہ شرط کہ وہاں کی حکومت کا اجازت نامہ N.O.C بھی ان کے پاس ہو، ہم ملکی قانون کے پابند ہیں، لیکن دینی تعلیم کا حصول غیر مسلم ممالک کے مسلمانوں کی ضرورت ہے نہ کہ حکومت کی، جو غیر ملکی طلبہ ہمارے اداروں سے فارغ التحصیل ہو کر جاتے ہیں وہ اپنے اپنے ممالک میں پاکستان کے سفیر ہوتے ہیں، ان کی تعلیم وتربیت، دینی لٹریچر، اساتذہ اور درسگاہوں کا حوالہ پاکستان ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ راستہ بند کریں گے تو وہ ہندوستان کا رخ کریں گے بلکہ کثیر تعداد میں غیر ملکی طلبہ وہاں کے دینی مدارس میں پڑھ رہے ہیں، آپ سروے کرالیں، وہ ہندوستان کی تشہیر کا سبب بنیں گے اور یہ تاثر ابھرے گا کہ اسلام کا مرکز تو ہندوستان ہے، یہی وجہ ہے کہ ہندوستان اپنی مسلم آبادی اور اسلامی دینی درسگاہوں پر تفاخر کے سبب اسلامی کانفرنس کی تنظیم .O.I.C کی رکنیت کا دعوے دار ہے۔

حضور! ہم نیک وبد آپ کو سمجھائے دیتے ہیں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ شدید اختلاف رائے کے باوجود ہم ملکی قانون کا احترام کریں گے۔ آپ کی یہ تمام Concerns دینی مدارس رجسٹریشن کے مجوزہ قانون یا کسی بھی نئے قانون کی تدوین کے بغیر حل ہو رہے ہیں۔

حضرات والا! کوئی دینی ادارہ سوسائیٹیز ایکٹ کے تحت قائم ہوا ہو یا رجسٹرڈ ٹرسٹ کے تحت، دونوں قوانین کی شرط لازم ہے کہ آزاد اور خود مختار ''چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ'' حسابات کی آڈٹ کرے گا اور رپورٹ تیار کرے گا اور الحمدللہ اس کی تکمیل وتعمیل بطریق احسن ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں ادارے کا سربراہ اپنی گورننگ باڈی یا بورڈ آف ٹرسٹیز کو جواب دہ ہے۔ اور ادارے کے معاونین بھی جب چاہیں، حسابات کی چیکنگ کر سکتے ہیں اور

الحمدللہ کہ دینی اداروں کے سربراہوں کی دیانت پر امت مسلمہ کا اعتماد ہے کہ اہل خیر رضا کارانہ طور پر چل کر آتے ہیں اوراعانت کرتے ہیں۔ جہاں تک حکومتی افسران اور بیوروکریٹس کو دینی مدارس کے حسابات کی چیکنگ کا اختیار دینے کا مسئلہ ہے تو ہمارے پاس قوم کے حلال مال کی امانت ہے اس میں رشوت کی گنجائش نہیں، آپ سرکاری کالجز کی پرنسپلز کو بلا کر ان سے حلفیہ بیان لے لیں کہ انہیں اے۔جی آفس کے آڈیٹرز کو ہر سال حسابات کی چیکنگ کے لیے رشوت دینی پڑتی ہے یا نہیں۔ حکومت کے محکموں کے مالیاتی اسکنڈل آئے دن اخبارات کی زینت بنتے رہتے ہیں، آپ بتائیں کتنے مدارس کے اسکینڈل آج تک منظر عام پر آئے ہیں۔ اسی رشوت اور Percentage کے لعنت سے بچنے کے لیے دینی مدارس نے سرکاری زکوٰۃ لینے سے اجتناب کیا ہے۔

حضرات والا! ہمارے تمام مکاتب فکر کے دینی مدارس کی آزاد اور خودمختار کنٹرولنگ اتھارٹی تنظیم اور وفاق کے نام سے پہلے سے موجود ہیں اور باقاعدہ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں، ان کے اپنے اپنے امتحانی شعبہ جات ہیں، جو شھادۃ ثانویہ عامہ (مساوی میٹرک) تا شھادۃ العالمیہ (مساوی ایم۔اے عربی واسلامیات) کے سالانہ وضمنی امتحانات باقاعدگی سے منعقد کرتے ہیں اور ہماری تنظیمات اسناد جاری کرتی ہیں۔ یہ ایک طرح کی Examining Universities ہیں جو خود ہی اپنا نصاب (Curriculam) بھی مرتب کرتی ہیں اور ان کی اپنی باقاعدہ ''مجالس نصاب'' (Boards of Studies) بھی موجود ہیں۔ آپ کے علم میں ہوگا کہ شروع میں پاکستان کی اکثر یونیورسٹیز (کراچی، سندھ، پنجاب، پشاور، بلوچستان وغیرہ) اپنی اپنی حدود میں میٹرک تا ایم۔اے کے امتحانات منعقد کرتی تھیں، بعد میں کثرت کار کی وجہ سے ثانوی و اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈز الگ بنائے گئے۔ ہماری شھادۃ عالیہ کی اسناد منظور شدہ ہیں۔ ہماری تنظیمات کے ساتھ دینی مدارس کی رجسٹریشن اور الحاق Affiliation اسی طرح ہوتی ہے، جس طرح ملک کے دیگر بورڈز اور یونیورسٹیز کے ساتھ ہوتی ہے اور ہمارے تمام ضروری کوائف پر مشتمل باقاعدہ الحاق فارم ہے، بس اسی کو رجسٹریشن تسلیم کر لیجئے۔

حضرات والا! آپ کی Concerns کا صرف ایک مسئلہ باقی رہ جاتا ہے اور وہ ہے Data Collection یا Survey Form، ہم آپ کی اس تشویش کا ازالہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ وزارت مذہبی امور یا وزارت داخلہ میں ایک دینی مدارس سیل قائم کر دیجئے، جہاں یہ (Data Centre) قائم ہو، ہم مطلوبہ معلومات پر مشتمل ایک فارم پر کر اپنی متعلقہ تنظیم کی توثیق کے ساتھ آپ کو فراہم کر دیں گے۔

والسلام

قائدین ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان''

18/ جولائی 2002ء

نوٹ: مجوزہ ڈیٹا فارم کا خاکہ منسلک ہے۔

غیر ملکی اساتذہ کے کوائف اگر (کوئی ہوں)

نام ولدیت..........قومیت..........پاسپورٹ نمبر..........
تاریخ ومقام اجراء پاسپورٹ..........پاسپورٹ کی تاریخ اختتام..........تعلیمی قابلیت..........
ویزانمبر..........تاریخ اجراء واختتام ویزا..........رجسٹریشن نمبر..........

غیر ملکی طلبہ کے کوائف (اگر ہوں)

نام ولدیت..........قومیت..........پاسپورٹ نمبر..........
تاریخ ومقام اجراء پاسپورٹ..........پاسپورٹ کی تاریخ اختتام..........تعلیمی قابلیت..........
ویزانمبر..........تاریخ اجراء واختتام ویزا..........رجسٹریشن نمبر..........

نوٹ: (ا) تعلیمی اداروں میں طلبہ کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

(ب) کوئی سرکاری تعلیمی ادارہ اپنے طلبہ کے مکمل کوائف حکومت کی کسی وزارت کو دینے کا پابند نہیں ہوتا۔

(ج) کوائف صرف اس متعلقہ بورڈ یا یونیورسٹی کے انرولمنٹ رجسٹریشن اور امتحان فارم کی صورت میں فراہم کئے جاتے ہیں۔ جہاں ادارے کا طالب علم امتحان دیتا ہے۔ اور یہی طریقہ کار ہمارے ہاں بھی رائج ہے۔

مجوزہ سروے فارم/ ڈیٹا فارم

دینی مدرسہ/ جامعہ کا نام..........قانون جس کے تحت رجسٹرڈ ہے..........
سوسائٹیز ایکٹ..........رجسٹرڈ ٹرسٹ..........رجسٹریشن نمبر..........
مکمل پتا..........مہتمم/ سربراہ ادارہ کا نام..........مکمل پتا معہ ٹیلی فون نمبرز..........
ای میل ایڈریس (اگر ہو)..........تنظیم/ وفاق سے الحاق کی تفصیل..........
ادارے کی عمارت کی تفصیلات..........ادارے میں دی جانے والی تعلیم کی سطح..........
تحفیظ القرآن/ تجوید القرآن/ درس نظامی تا موقوف علیہ تا دورۂ حدیث/ درجہ تخصص
عصری مضامین، کمپیوٹر کی سہولت:..........موجود ہے/ نہیں ہے..........
طلبہ کی تعداد..........اقامتی..........غیر اقامتی..........اساتذہ کی موجودہ تعداد..........